Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۱۷ شوال ۱۴۱۲ھ - ۲۱ شہادت ۱۳۷۱ہش - ۲۱ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۹۲

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ وامیر مقامی کی صحت کیلئے خصوصی درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق آپ خدا کے فضل سے رُوبصحت ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی مکمل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قراردادِ تعزیت

صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہر سہ انجمنیں (صدر انجمن احمدیہ قادیان - انجمن تحریک جدید - انجمن وقف جدید) درویشان قادیان اور جملہ افراد و جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے بصمیم قلب حضور انور کی خدمت میں تعزیت کرتے ہیں اور حضرت ممدوحہ کے رفع درجات کے لئے اور حضور کی اولاد اور خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت کو اس بھاری صدمہ میں صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ ان روز افزوں تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتی ہوئی عظیم الشان جماعتی ذمہ داریوں کو اپنے فضل و کرم سے ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہر طرح فائز المرامی عنایت فرمائے۔ نیز ہر رنگ میں۔ ہر آن حافظ و ناصر رہے۔

مجلس انصار اللہ پاکستان

ہم جملہ کارکنان انصار اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی جملہ خدمات دینیہ کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات قرب عطا فرمائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ اس جانکاہ صدمہ کے موقع پر ہم اپنے پیارے آقا سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مغموم دلوں سے اٹھنے والے جذبات تعزیت پیش کرتے ہیں اور ربّ رحیم و کریم کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ مولا کریم حضور انور اور (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے تمام خاندان اور جملہ افراد جماعت کے دلوں پر سکینت نازل فرمائے اور حضور انور کی دینی مہمات میں کوئی کمی نہ آنے پائے اور ہر آن اس کی نصرت شامل حال رہے اور ایسے سامان مہیا فرمائے اور ایسے حالات پیدا فرمائے کہ آسمان پر اللہ تعالیٰ راضی ہو اور زمین پر اس کے عاجز بندے یعنی افراد جماعت اس کی حمد میں رطب اللسان ہو جائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

حضرت سیّدہ موصوفہ ۵ دسمبر ۵۷ء میں بعمر ۲۲ سال حضرت سیدنا مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ کے عقد میں آئیں اور پھر ۳۵ سال تک یہ تعلق کمال وفا اور صدق کے ساتھ نبھایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اہلی زندگی میں امام وقت کی رفاقت جہاں ایک عظیم الشان اعزاز ہے وہاں یہ منصب بہت بھاری ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو مسندِ امامت پر فائز فرمایا تو آپ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اپنے مقدس خاوند کی معین اور مددگار بن گئیں اور ہمارے پیارے امام کو گھریلو فکروں سے آزاد کئے رکھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے غیر ملکی سفروں میں آپ ہمیشہ حضور کے ہمراہ رہیں اور دنیا بھر کی احمدی بچیوں اور خواتین سے ملاقاتوں اور تقاریر کے ذریعہ تربیت کے مواقع بہم پہنچاتی رہیں۔

جماعت احمدیہ ڈنمارک

جماعت احمدیہ ڈنمارک کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات پر گہرے قلبی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلسلۂ حقّہ کے ہر فرد کو بلاشبہ حزیں بنا کر بحالت (اللہ کو پسند کرنے والی بھی اور اللہ کی پسندیدہ بھی) اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی ہیں۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کرجانے والے ہیں۔ ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ ڈنمارک مجسم دعا بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ فریادی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی روح کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔ اور اپنے بے پایاں فضل سے آپ کو ابدالآباد جنتوں میں داخل فرمائے۔ جماعت احمدیہ ڈنمارک کا یہ ہنگامی اجلاس اپنے پیارے اور محبوب امام حضرت امام جماعت الرابع ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، پیاری صاحبزادیوں اور جملہ افراد خاندان سیّدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ انتہائی دلی افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے ملتجی ہیں کہ وہ ہمارے پیارے سیّدنا کا مطہر و بابرکت سایہ سلسلۂ حقہ کے سر پر ہمیشہ باصحت سلامت رکھے۔

جماعت احمدیہ ناروے

ہم تمام ممبران مردوزن جماعت احمدیہ ناروے نہایت دکھی اور درد بھرے دل کے ساتھ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ موصوفہ صاحبہ کو جنت میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ ہر کروٹ پر آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام مبارک اولاد اور خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ کو اس جانکاہ حادثہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا حامی و ناصر ہو۔ خود آپ کا معین و مددگار ہو اور آپ کو طویل صحت والی عمر سے نوازے۔ تاکہ نہ صرف ہم حضور انور کے مبارک اور مقدس وجود سے فیضیاب ہوں بلکہ تمام اکنافِ عالم میں رہنے والے جمیع بنی نوع انسان بھی آپ کے وجود باجود سے فیض حاصل کرتے رہیں۔

کارکنان فضلِ عمر ہسپتال

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲ اور ۳ اپریل ۱۹۹۲ء کی درمیانی رات لندن میں میں انتقال فرما گئیں۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)۔

امامت سے قبل حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی خدمات میں متحرک اور فعال وجود کے طور پر مصروفِ عمل رہے تو حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فعال ساتھی بن کر دکھایا۔ ۱۹۸۲ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امامت پر متمکن ہوئے تو حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ نے بھی حضور اقدس کے ساتھ جماعت کی خدمت کی عظیم ذمہ داریاں قبول کیں۔ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ غیر ملکی دوروں میں بھی حضور اقدس کے ہمراہ رہیں اور اس طرح دُنیا بھر کی احمدی خواتین سے ملاقات کر کے ان کی روحانی تسکین اور تربیت کا موجب بنیں۔

آپ دسمبر ۱۹۹۱ء میں "تاریخ ساز" صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی غرض سے بھی حضور اقدس کے ہمراہ تھیں۔

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی شخصیت اعلیٰ اور پاکیزہ اخلاق و اوصاف سے بھرپور تھی۔ غرباء، مساکین کی انتہائی ہمدرد اور خیال رکھنے والی تھیں، مہمان نوازی کے بہترین اور مثالی وصف سے نمایاں تھیں۔ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی زندگی کا نمایاں پہلو سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دورِ امامت میں اعلیٰ معاونت ہے۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی وفات ایک عظیم صدمہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱۔ شہادت ۱۳۷۱ہش ۲۱۔ اپریل ۱۹۹۲ء

وقف۔ اور۔ تربیت

اللہ تعالٰے کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ جماعت کی تربیت کیلئے وقفہ وقفہ سے۔ اور ضرورت زمانہ کے مطابق۔ جماعت کی تربیت کے لئے آئمہ جماعت کے ذریعہ کوئی نہ کوئی نئی سکیم جاری کرواتا رہتا ہے۔ سب سے بڑی تربیت کا موقعہ تو وقف زندگی ہی فراہم کرتا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وقف زندگی کیلئے سب سے پہلے تحریک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہوئی اور جن دوستوں نے اس سکیم میں حصّہ لیا وہ ستارے بن کر چمکے اس کے بعد وقف زندگی کی تحریک نے جماعت کی تربیت کے سامان کو اتنا وسیع کر دیا کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دوست۔ خاص طور پر نوجوان آگے آئے۔ اور جماعت نے دیکھا کہ ان دوستوں نے تربیت کا کتنا حسین رنگ اپنے اوپر چڑھایا۔ اس کے بعد وقف جدید۔ جو اپنی بھی تربیت کے مواقع فراہم کرتا تھا۔ اور جماعت کے افراد کی تربیت کے بھی مواقع ملتے تھے۔ بلکہ زیادہ تر تو یہ سکیم جماعت کے ایک حصّہ کی تربیت ہی کو مدنظر رکھ کر جاری کی گئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز کے ذریعہ وقف نَو کی سکیم جاری فرما دی ہے۔ یہ نئی صدی کا تحفہ ہے۔ انسانیت کیلئے بھی اور اللہ تعالیٰ کے حضور بھی۔ یہ ہزاروں ہزار بچے جب اخلاق اور کردار کا جھنڈا لے کر دنیا میں نکلیں گے تو یقیناً ایک انقلاب برپا کر دیں گے۔ ساری دنیا کی تربیت کی ذمہ داری ان کے کاندھوں پر ہوگی۔ اور اپنی نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دنیا کو نکھار کر رکھ دیں گے۔

لیکن سب سے پہلے ان بچوں کی اپنی تربیت ہو گی۔ اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز نے فرمایا ہے:

"ہر وقف زندگی بچہ جو وقف نَو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے جس طرح ریڈی ایشن کسی چیز کے اندر سرائت کرتی ہے۔ اسی طرح پرورش کرنے والی ماں کی بانہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبتی جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچّا ہونا پڑے گا۔ اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنا تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا۔ اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے۔ کیونکہ یہ خدا کی مقدّس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔"

ہم نے کہا ہے نا کہ وقف کی ہر سکیم تربیت کا ذریعہ ہے۔ وقف نَو بھی جماعت کے بڑوں کی اور بچوں کی تربیت کا ذریعہ ہے۔ اور یہی تربیت ساری دنیا کے کام آئے گی۔

ایران اور عراق میں پھر چپقلش کی بات
سُننے میں آرہی ہے خدا خیر ہی کرے
بن جائے پیش خیمہ نہ جنگ و جدال کا
ہیبت سی چھا رہی ہے خدا خیر ہی کرے

ـــــ ابوالاقبال

جب پھُولیں فصلیں سرسوں کی

(صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے تاثرات)

وہ آن ملے متوالوں سے یہ بات ہے کل یا پرسوں کی
دِل شاد اور آنکھیں ٹھنڈی تھیں ہم سب دیدار کے ترسوں کی

ہم آمنے سامنے بیٹھے تھے اور فرطِ طرب سے دونوں طرف
آنکھیں ساون برساتی تھیں اور پیاس بجھی تھی برسوں کی

ہم دُور دُور کے دیسوں سے جب قافلہ قافلہ پہنچے تھے!
تو سب کے دِلوں اور کھیتوں میں پھُولی تھیں فصلیں سرسوں کی

سب عشق و وفا کے کھیت رضا کے خوشیوں سے معمور ہوئے
مَوسم بدلا رُت آئی میرے پیارے یار کے درسوں کی

اُس پیارے ساجن کی باتیں اُس بستی کے دن اور راتیں
کیا لے آئی ہے سوغاتیں یہ دُوری لمبے عرصوں کی

سب وعدے اپنے ساجن کے جب پُورے ہوتے دیکھ لئے
تب جھُوٹی نکلی بالآخر سب لاف خدا ناترسوں کی

اب مِٹ گئی کُلفت عرصوں کی اور پیاس بجھی سب برسوں کی
ہم گیت ملن کے گاتے تھے پھُولی تھیں فصلیں سرسوں کی

راجہ نذیر احمد ظفر

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچّے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو۔ کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ـــــــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

اس امر کا ثبوت کہ یہود میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ارواح سے تعلق پیدا کرنے کا خیال پایا جاتا تھا۔ قرآن کریم سے بھی ملتا ہے۔ چنانچہ سورۃ جن میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھی اور جن کی نسبت میں پہلے ثابت کر آیا ہوں کہ وہ انسان ہی تھے۔ ان کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ ہم آسمانی خبروں کے معلوم کرنے کے لئے آسمان کی طرف توجہ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ یعنی مراقبہ کیا کرتے تھے۔ اگر یہود ایسا سوال نہ کرتے تب بھی قرآن کریم میں اسی سوال پر روشنی ڈالنی ضروری تھی۔ کیونکہ یہ عقیدہ درحقیقت سب سچے مذہبوں پر حملہ ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بتائے بغیر بھی انسان ارواح کی مدد سے ہدایت کے اصول دریافت کر سکتا ہے جیسا کہ تھیاسوفی والے ظاہر کرتے ہیں اور اس عقیدہ کی رُو سے ہر شخص بعض نام نہاد روحانی مشقیں کر کے علوم غیبیہ سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ عقیدہ صحیح ہو تو مذہب کے بارے میں امن بالکل اٹھ جاتا ہے۔ قرآن کریم اس سوال کا جواب یہ دیتا ہے کہ اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ان سے کہہ دے کہ روح کامل یعنی جو روح خدا تعالیٰ سے صحیح تعلق رکھتی ہے اور بعض علوم غیبیہ سے آگاہ کی جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیار ہوتی ہے۔ بغیر امر رب کے کوئی روح کامل نہیں ہو سکتی اور جس قسم کی مشقوں اور جادوؤں اور یوگا کا تمام ارواح کے کامل کرنے کا ذریعہ بتاتے ہو یہ بالکل غلط خیال ہے۔ روح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے کامل ہوتی ہے۔ گویا اس جگہ الروح سے مراد کامل روح ہے۔ جو سب روحانی صفات کو اپنے اندر رکھتی ہو جیسے کہ قرآن کریم کے شروع ہی میں آتا ہے کامل حمد جس میں حمد کی سب ضروری صفات پائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے انہی معنوں میں الروح کا لفظ اس جگہ استعمال ہوا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ روح کو کامل کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بغیر علم الٰہی کے کوئی روح کامل نہیں ہو سکتی خواہ اس کے کامل کرنے کے لئے کتنے ہی یوگ استعمال کئے جائیں اور کتنی ہی مشقیں کی جائیں۔ اس دعویٰ کی ایک تازہ مثال کرشنا مورتی کا وجود ہے۔ مسز اینی بسنٹ نے اس نوجوان کو اور ان کے ایک اور بھائی کو خاص طور پر یوگا کے اصول کے ماتحت پالا تھا اور بڑے بڑے ماہر فن ان کی تربیت پر مقرر کئے تھے کہ روزانہ توجہ سے ان کے خیالات کو درست رکھیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جو بڑا بھائی تھا وہ تو ہر وقت شکایت کرتا تھا کہ ہم قیدیوں کی طرح ہیں اور خواہ مخواہ ہم پر جبر کیا جاتا ہے اور چھوٹا بھائی جسے بڑے کی بغاوت کی وجہ سے چنا گیا اور اب بھی علی الاعلان مسز اینی بیسنٹ کے خیالات کی تردید کر رہا ہے۔ اگر کہا جائے کہ قرآن کریم کا یہ جواب تو ایک دعویٰ ہے جواب کہلانے کا مستحق نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حد تک تو صرف اصل بتایا گیا ہے۔ سوال کا جواب اگلے حصے سے شروع ہوتا ہے کہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ روح کی قوتوں کو نشوونما دینے کے لئے جو مشقیں انسانوں نے بنائی ہیں گو ان کے نتیجہ میں بعض قوتیں روح کو حاصل ہو جاتی ہیں مگر وہ حقیقی قوتوں کے مقابلہ میں بالکل ناقص اور تھوڑی ہیں۔ پس ان کی بنا پر کلام الٰہی کا انکار عقل کے خلاف ہے۔ ناقص شے کامل کی قائم مقام کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ اس امر کا ثبوت کہ یہ علم بالکل ناقص ہے۔ میں ہمیشہ یہ دیا کرتا ہوں کہ مختلف مذاہب کے لوگ جو اس علم کی مدد سے روحانی باتیں دریافت کرتے ہیں ان کی معلوم کی ہوئی خبروں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر روحانی مشقوں سے سابق ارواح کے حقیقی طور پر علوم دریافت کئے جا سکتے تو یہ اختلاف کبھی نہ ہوتا۔

علم الارواح ایک قدیم علم ہے۔ اور یہود میں اس کا خاص رواج تھا۔ خصوصاً جب ان کا تعلق دین سے کم ہوا اور الہام کا دروازہ بند ہوا وہ اس کی طرف بہت متوجہ ہو گئے۔ حضرت مسیح ناصری کے وقت میں ان میں اس کا رواج بہت بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح کے وقت میں ایک فرقہ یہود کا اسینیوں کے نام سے تھا۔ جن کی نسبت انجیل میں فریسیوں کے لفظ سے اشارہ کیا گیا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت مسیح اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ ایک پرانا نسخہ کتاب کا جرمن میں ملا ہے جس میں ایک اسینی نے دعویٰ کیا ہے کہ مسیح ہمارے فرقہ کے ایک آدمی تھے اور مسیح کی زندگی کے حالات عجیب پیرائے میں اس میں لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتر آئے تھے۔ دیکھو کروسی فکشن بائی این آئی وٹنس CRUCIFICATION BY AN EYE WITNESS. یہ کتاب میرے کتب خانہ میں موجود ہے اس فرقہ کی نسبت انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے کہ یہ لوگ روزے رکھتے اور بڑی پاک زندگی بسر کرتے تھے اور غیب کی خبریں بتاتے تھے اور معجزے دکھاتے تھے۔ چنانچہ فائیلو PHILO ان کی نسبت لکھتا ہے کہ غیر قوموں کے جادوگروں سے مرعوب نہ ہونا چاہیئے۔ ہمارے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں اور اس نے مثال کے طور پر اسینیوں کو پیش کیا ہے جوزیفس مشہور یہودی مصنف بھی ان کے ذکر میں لکھتا ہے کہ وہ پیش گوئیاں کرتے تھے اور غیب کی خبریں بتاتے تھے ان کی نسبت لکھا ہے کہ عبادت کے وقت مراقبہ کرتے تھے تا ان کی ارواح کا تعلق آسمانی باپ سے پیدا ہو جائے اور ان کے لیڈر اسم اعظم کے جاننے کا دعویٰ کرتے تھے جو بقول ان کے بیالیس حرفوں کا ہے یہ لوگ عورتوں سے الگ رہنے کو پسند کرتے تھے (تاکہ مزید الہام ان پر نازل ہو) انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۸، صہ ۱۸، تا ۲۰، ۷۲۰۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے یہود اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ مدینہ کے یہود میں سے ایک شخص عبداللہ بن صیاد پیش گوئیاں کیا کرتا تھا جب اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ اس کا امتحان کرنے کے لئے گئے اور چونکہ وہ غیب کے علم کا دعویٰ کرتا تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ میں نے اپنے ذہن میں ایک لفظ رکھا ہے تم بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔ آپ نے سورۃ دخان کی ایک آیت ذہن میں رکھی تھی اس نے سوچ کر جواب دیا۔ درخ درخ اور آگے خاموش ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جس حیثیت کا ہے اس سے آگے نہ بڑھے گا یعنی تیرا علم دماغی ہے تو الٰہی اخبار کو نہیں بتا سکتا۔ اس شخص کے متعلق صحابہ کو خیال تھا کہ یہ دجال ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو یہ کہہ کر منع فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اس کو مار نہیں سکتے اور اگر یہ دجال نہیں تو پھر اس کا مارنا ناجائز ہے۔ بہرحال اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے یہود میں اس قسم کے لوگ موجود تھے جو ارواح سے تعلق رکھنے کے مدعی تھے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ اسینی فرقہ کے لوگوں سے تعلق رکھتے تھے۔

فرماتا ہے کہ روح بغیر امر الٰہی کے ایسی ناقص شئے ہے کہ علوم روحانیہ کا براہ راست لے آنا تو بڑی بات ہے جو علوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو چکے ہیں وہ اگر مٹ جائیں تو ان کو بھی روحانی لوگ واپس نہیں لا سکتے خواہ کتنے لوگ مل کر کوشش کریں۔ مثلاً قرآن کریم ہی ہے اس کے علوم کو اگر ہم مخفی کر دیں تو کوئی ان علوم کو واپس نہیں لا سکتا۔ شائد کوئی کہے کہ یہ ایک دعویٰ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دعویٰ نہیں بلکہ زبردست ثبوت ہے کیونکہ قرآن کریم آسمان پر تو جائے گا نہیں مگر جن کے دماغوں میں قرآنی برکات نہیں ان کے لئے قرآنی علوم ویسے ہی ہیں جیسے کہ دنیا سے چلے گئے وہ اگر چاہیں کہ قرآنی تعلیم جیسی کوئی تعلیم پیش کر دیں تو ایسا نہیں کر سکتے۔

وقف نو میں بچے پیش کرنے والے خوش قسمت والدین کیلئے

پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام۔ فرمایا

"میں جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کر کے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔" فرمایا

"یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے۔ جتنی محبت خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب : عبداللہ
مؤلف : ملک صلاح الدین

انسانی زندگی کے بے شمار پہلو ہیں۔ اور ہر شخص کو اپنے ذوق کے مطابق کسی شخص کا کوئی پہلو زیادہ اہم لگتا ہے اور کسی شخص کا کوئی اور پہلو۔ زاویۂ نظر بھی ان پہلوؤں کی اہمیت کو متعین کرنے میں خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی لئے اکثر دیکھا گیا ہے کہ کسی ایک شخص کو کچھ لوگ نہایت اچھی شخصیت تصور کرتے ہیں اور کچھ اور لوگ اس کے خلاف ناپسندیدہ خیالات کا اظہار کرنے سے نہیں رکتے۔ اسی لئے ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ کسی شخص کی زندگی کو پرکھنے کے لئے غالباً سب سے اہم کسوٹی یہ ہے کہ اچھے لوگ اور بڑے لوگ۔ بڑے سے مراد دولت مند نہیں بلکہ دینی اور اخلاقی میدان میں دوسروں سے آگے نکلنے والے بڑے لوگ۔ اس شخص کے متعلق کیا سمجھتے ہیں اسے کس زاویہ نظر سے دیکھتے ہیں اور انسانی اقدار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے متعلق کیا سوچتے اور کس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ موجودہ کتاب "عبداللہ" کو ویسے تو یوں بھی پرکھا جاسکتا ہے کہ حضرت چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب نے اپنی زندگی میں کیا کچھ کیا اور کون سے کارنامے آپکی کارکردگی کی فہرست میں شامل کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں سب سے زیادہ اچھا پہلو یہ لگا کہ اس میں چھوٹے سے چھوٹے آدمی سے لے کر بڑے سے بڑے آدمی تک کی رائے موجود ہے۔ حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ آپ کے متعلق کیا سمجھتے تھے اور کن خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ اور اسی طرح ایک باورچی جس کی عام طور پر کم حیثیت والے لوگوں میں گنتی کی جاتی ہے۔ وہ حضرت چوہدری صاحب کے متعلق کیا سمجھتے تھے۔ جن لوگوں کی رائے اس کتاب میں پیش کی گئی ہے اگر ان کی فہرست پیش کر دی جائے تو یقیناً اس بات کا اندازہ ہو سکے گا کہ ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے اور ہر معیار کے شخص سے آپ کا واسطہ پڑا اور آپ کی محبت بھری یاد ان دلوں میں قائم ہو گئی۔

کتاب کے تعارف کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن عنوانات کے ماتحت مختلف باتیں درج کی گئی ہیں ان کی فہرست قارئین کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔

خاندانی حالات۔ تعلیم وغیرہ۔ ازدواجی زندگی۔ گورداسپور میں آغازِ ملازمت۔ بمقام روپڑ آپ کی تقرری۔ مظفرگڑھ میں تقرری۔ حضرت (فضل عمر) کی وفات کی جھوٹی خبر۔ قصور شہر میں تقرر اور وہاں اعلیٰ کارکردگی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب سے الوداعی ملاقات۔ حضرت (فضل عمر) کے پہرہ کی سعادت پانا۔ جمشید پور میں آپ کے لیل ونہار۔ بیت المبارک ربوہ کے سنگِ بنیاد کی تقریب۔ کراچی میں حضرت (فضل عمر) کا ورود مسعود۔ (۱۹۵۰)۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت (۱۹۵۰) مشاورت ۱۹۵۱ء۔ حضرت (فضل عمر) کا ایک عظیم الشان خطاب حیدر آباد سندھ میں۔ جماعت احمدیہ کراچی کا سالانہ جلسہ (۱۹۵۲) صدر انجمن احمدیہ کراچی کا قیام (۱۹۵۲) کراچی میں حضرت (فضل عمر) کا نزول (۱۹۵۳)۔ مشاورت (۱۹۵۴)۔ مشاورت (۱۹۵۵)۔ کامیاب و کامران مراجعت پر پر خلوص سپاسنامہ پیش کیا جانا۔ مشاورت (۱۹۵۷)۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین۔ تعزیت نامے و تعزیتی قرار دادیں۔ آپ کی اولاد کا خدمت دین کی توفیق پانا۔ آپ کی سیرت احباب کی زبانی۔ مضمون حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت (فضل عمر) کی طرف سے تعریف و توصیف۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا تحریر کردہ پیش لفظ بھی یہاں درج کر دیا جائے۔ فرماتے ہیں۔

"یہ امر باعث مسرت ہے کہ مکرم محترم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ جیسے فدائی، مردِ غیور اور درد مند دل رکھنے والی شخصیت کے حالاتِ زندگی شائع کئے جا رہے ہیں۔ غریبوں اور بے روزگار اور تنگ دست لوگوں کے لئے آپ کا وجود بسا غنیمت تھا۔ اثر و رسوخ اور وجاہت جو خاندانی طور پر اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسے عظیم المرتبت وجود کا بھائی ہونے کی وجہ سے آپ کو حاصل تھی اسے ایسے افراد کی امداد کے لئے بروئے کار لاتے ہوئے آپ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔

تقسیم برصغیر سے پہلے بھی آپ کا گہرا رابطہ مرکزِ قادیان سے رہا۔ اور بعد تقسیم ملک بھی آپ اس کے معاملات میں بھاری دلچسپی لیتے رہے اور یہی محبت آپکو ۱۹۵۰ء میں دیار بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کے لئے کھینچ لائی۔ اور آپ نے اپنے اوقاتِ عزیز کو مقامات (—) سے استفاضہ اور دعائیں کرنے میں صرف کیا۔

تقسیم ملک کے بعد مرکز کی طرف سے مجھے دو تین بار ٹاٹا نگر جانے کا موقعہ ملا ہے اور جلسہ سالانہ پر بھی قادیان میں وہاں سے آمدہ احباب سے ملاقات ہوتی ہے جو احباب چوہدری صاحب سے آپکے ٹاٹا نگر کے قیام کے وقت سے واقف ہیں۔ جب بھی ملاقات میں آپ کا ذکر آیا ان احباب کو آپ کے محاسن کی وجہ سے آپکا گرویدہ اور آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان پایا۔

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے پر قاتلانہ حملہ ہوا تو ڈاکٹری مشورہ کے مطابق حضور نے ۱۹۵۵ء میں علاج کے لئے یورپ روانہ ہونا تھا حضور کے ارشاد پر میں بھی ملاقات کے لئے کراچی پہنچا اس وقت مجھے حق الیقین کے رنگ میں یہ دیکھنے کا موقعہ ملا کہ چوہدری صاحب حضور سے کیسا فدائیانہ تعلق رکھتے ہیں اور حضور کے قیام میں ہر طرح کی سہولت اور آرام کا انتظام کیسے خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہیں جس سے حضور اور حضور کا خاندان اور ساتھ کا دفتری عملہ مطمئن ہیں۔

آپ نے جماعت کراچی میں سے بطور مشیر اور عہدیدار ایسے افراد کو اپنے ساتھ شامل رکھا تھا جو نہایت مخلص اطاعت گذار اور بے لوث خدمت کرنے والے تھے۔ وہ جماعتی امور کا جائزہ لینے اور ان کو سرانجام دینے میں دل و جان سے آپ سے تعاون کرتے تھے۔ کراچی جیسے وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی جماعت میں امارت کی ذمہ داریوں سے کما حقہ، عہدہ برآ ہونا آپ کی بہترین صلاحیتوں کا آئینہ دار تھا۔

آپ نے اس جماعت کی اعلیٰ تنظیم کی اور ان کے دلوں کو جذبہ خدمت سلسلہ سے معمور کیا۔ آپکی اس خدمت نے عند اللہ شرفِ قبول پایا۔ حضرت فضل عمر نے آپ کی تعریف فرمائی۔ حضور سے آپ نے دعائیں لیں یہ دعائیں آپ کی دعاؤں اور نیک تربیت کے ساتھ مل کر اس رنگ میں بھی ثمر آور ہوئیں کہ آپ کے فرزند محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب بھی لاہور کے امیر جماعت کے طور پر خدمت سلسلہ کی سعادت پا رہے ہیں۔"

دیگر امور کے علاوہ ہمیں زیادہ تر یہ بات پسند آئی کہ کتاب میں متعدد احباب کی آراء شامل کی گئی ہیں اور ان آراء میں سے ہر رائے میں داد و تحسین شامل ہے اور یوں لگتا ہے کہ دل کی گہرائی سے محبت اور احترام کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ بات ہر شخص کے لئے قابل اطمینان ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے ایک روحانی لذت بھی حاصل ہوتی ہے اور اس بات کا احساس بھی کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ جماعت کو کیسے کیسے خدمت کرنے والوں سے نوازا ہے۔ جو نہ صرف اپنی سربرآوردگی سے دنیا کے دل جیت لیتے ہیں بلکہ ہر گرے پڑے کی مدد کر کے ان کے دلوں میں بھی بسیرا کرنے والے بن جاتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی عیال سے محبت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر لیتے ہیں۔ ہمیں اس کتاب کے پڑھنے سے جو لطف آیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے قارئین بھی اس لطف میں شریک ہوں جہاں تک کتاب کی طباعت اور گٹ اپ کا تعلق ہے یہ بات کسی طرح بھی مبالغہ نہیں کہلا سکتی کہ ایسی خوبصورت کتاب بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ کم از کم ہمارے ماحول میں تو ایسی کتاب بہت ہی کم میسر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے انتہائی محبت اور محنت کے ساتھ یہ سارا مواد جمع کر کے جماعت کے حوالے کر دیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ احباب تک پہنچانے کی تحریک کریں۔ خدا کرے کہ اس کتاب کے مطالعہ کا ہر شخص کو موقعہ ملے۔ اگرچہ اس لحاظ سے کہ کتاب نہایت خوبصورت چھپی ہے شائد اس کی تعداد بہت زیادہ طبع نہ کروائی گئی ہو۔ کیا یہ ممکن ہو گا کہ ہر شخص کے ہاتھ میں یہ کتاب دینے کے لئے اسے ایک کم قیمت ایڈیشن کی صورت میں شائع کیا جائے۔ اس خوبصورت کتاب کا اسی طرح چھپنا بھی بہت مناسب تھا اور ہمارے خیال میں اس کا کم قیمت والا ایڈیشن چھپنا بھی اسی طرح مناسب ہو گا۔ خدا کرے کہ اس کتاب کے طبع کروانے والے حضرات کو کم قیمت ایڈیشن چھپوانے کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے ہم نے ہمیشہ اسی خیال کا اظہار کیا ہے کہ کتابوں کی خوبصورتی اپنی جگہ پر یہ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

ڈاکٹر ہمفرے فشر جو آج کل لندن کے سکول فار اورینٹل سٹڈیز میں پروفیسر ہیں نے اپنی ڈاکٹریٹ کے لئے جو موضوع چنا تھا اس کا عنوان تھا "احمدیت ۔ مغربی افریقہ میں ۔ مذہبی تناظر کے ساتھ" اور اس موضوع پر انہوں نے جو مقالہ تحریر کیا وہ شائع بھی ہو چکا ہے ۔ مقالہ تحریر کرنے کے لئے انہیں مغربی افریقہ بھیجا گیا تھا اور وظیفے پر انہوں نے کچھ عرصہ وہاں قیام کر کے احمدیت کا مطالعہ کیا تھا ۔ اس بات کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ انہوں نے کس محنت اور تندہی کے ساتھ تمام احمدی مربیوں سے ملاقات کر کے اور دور دراز کے احمدی سکولوں میں بھی جا کر وہاں کے اساتذہ اور طلباء سے معلومات حاصل کیں ۔ بعض اوقات وہ کسی مربی کی بات کو غلط فہمی کی بناء پر مختلف رنگ بھی دے دیتے تھے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی سعادت تھی کہ جب انہیں ایسی کسی غلطی کی طرف توجہ دلائی جاتی تو وہ تسلیم کر لیتے اور اپنے مسودے میں اسے درست کر کے دوبارہ درج کرتے ۔ جب انہوں نے اپنا مسودہ مکمل کیا اس وقت وہ مغربی افریقہ سے جا چکے تھے ۔ لیکن مطالعہ کے لئے اپنا مسودہ انہوں نے مجھے بھیجا اور اس کے حقائق کے متعلق مجھ سے رائے طلب کی ۔ جو کچھ میں نے اس مسودے کے متعلق ان سے کہا تھا ۔ ان میں سے بہت سی باتیں تو انہوں نے تسلیم کر لیں لیکن بعض باتیں ایسی بھی تھیں جن پر انہیں اصرار تھا ۔ کہ انہوں نے جس طرح کسی نہ کسی مربی سے سُنی ہیں ۔ اسی طرح لکھی ہیں ۔ مثلاً ایک بات انہوں نے یہ لکھی ہے کہ میں نے ایک مربی سے پوچھا کہ فرانسیسی علاقوں میں آپ نے اپنے مشن کیوں نہیں کھولے تو انہوں نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہمیں فرانسیسی زبان "آتی" نہیں ۔ اس پر فشر صاحب نے اضافہ یہ کیا کہ آپ لوگوں کو انگریزی کب آتی ہے کہ آپ انگریزی علاقوں میں مشن کھولتے ہیں ۔ یہ بات انہوں نے اپنی کتاب میں بھی درج کی ہے لیکن اس سے بھی انہیں انکار نہیں تھا کہ انہی مربیوں میں سے بعض مربی اچھی خاصی انگریزی بول بھی لیتے تھے اور لکھ بھی لیتے تھے ۔ چنانچہ انہوں نے کئی رنگوں میں اس بات کا اظہار کیا ہے ۔ اس وقت سے لے کر اب تک خدا کے فضل سے ہمارے کئی مشن فرانسیسی علاقوں میں کھل چکے ہیں ۔

یہ تصویر جو اس وقت زیر نظر ہے ایک فرانسیسی علاقے کے صدر مملکت کی تصویر ہے ۔ جس میں خاکسار انہیں کچھ کتابیں پیش کر رہا ہے اس علاقے کا نام یوں تو انگریزی میں نائیجر لکھتے ہیں لیکن چونکہ علاقہ فرانسیسی ہے ۔ اس لئے فرانسیسی زبان میں اسے نیجر کہتے ہیں ۔ صدر مملکت کا نام ہامانی ڈائی اوری HAMANI DIDRI تھا ۔ (اور غالباً اب بھی وہ صدر مملکت ہیں ۔) بہر حال یہ علاقہ فرانسیسی ہے اور نائیجیریا کے شمال میں ہے ۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ مغربی افریقہ کے جن علاقوں میں زیادہ ترقی نہیں ہوئی وہاں ترقی نہ ہونے کی وجوہات یہ نہیں ہیں کہ خام مواد موجود نہیں بلکہ دیگر کئی عوامل ان کی راہ میں روک بنے رہے ۔ نیجر میں بھی خام مواد حاصل ہو سکتا ہے اور اب تو اس نے مقابلتاً بہت ترقی کر لی ہے ۔ جب خاکسار نائیجیریا میں تھا تو ایک دفعہ یہ صدر مملکت نائیجیریا تشریف لائے اور میں نے ان کے سفارتخانے سے بات کر کے ان سے ملاقات کا وقت لیا ۔ تصویر میں پانچ سات افراد نظر آتے ہیں ۔ اگرچہ تھے زیادہ لیکن صدر مملکت کو زیادہ نمایاں کرنے کے لئے اس پوری تصویر کے چھوٹے سے حصے کو لیا گیا تھا ۔ اس میں خاکسار کتابیں پیش کر رہا ہے ۔ ہامانی ڈائی اوری صاحب مذہب میں خاصی دلچسپی لیتے تھے ۔ اور اس بات کے بھی متمنی تھے کہ ان کے ملک میں بھی دینی تعلیم کا اس طرح اجراء کیا جائے کہ مغربی تعلیم اور دینی تعلیم کو شانہ بشانہ چلایا جا سکے تاکہ ایسا نہ ہو کہ مغربی تعلیم حاصل کرنے والے دین سے محروم رہ جائیں اور دینی تعلیم حاصل کرنے والے موجودہ زمانہ کی مغربی تعلیم سے کورے رہیں ۔ اس کا یقیناً انہیں عالمی برادری میں نقصان ہو گا ۔ بہر حال میری موجودگی میں اگرچہ نیجر میں مشن تو نہیں کھل سکا تھا ۔ لیکن چونکہ نائیجیریا اور نیجر کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں اس لئے ہمارے کئی دوست کانو سے نیجر جا کر لوگوں سے براہِ راست گفتگو کے ذریعے انہیں احمدیت سے متعارف کرواتے ۔ یہ لوگ عام طور پر نائیجیریا کے مغربی علاقے یوروبا لینڈ سے تعلق رکھتے تھے ۔ لیکن بعد ازاں شمال (یعنی کانو وغیرہ) کے باشندے بھی نیجر جا کر اپنے دوستوں اور واقفین سے مذہب کے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے ۔ میں نے جب کتابیں ہامانی ڈائی اوری صاحب کو پیش کیں تو انہوں نے نہ صرف خوشی کے ساتھ وصول کیں بلکہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں مذہب کے متعلق مزید لٹریچر بھی مہیا کیا جائے ۔ مجھے یقین ہے کہ میری پاکستان واپسی کے بعد یہ بات جاری رہی ہو گی اور ہمارے نائیجیریا مشن نے ہامانی ڈائی اوری صاحب کی اپنی خواہش کے مطابق انہیں لٹریچر مہیا کیا ہو گا ۔ جہاں تک فرانسیسی علاقوں میں مشن قائم کرنے کا سوال ہے اس سلسلے میں یہ بات کہنا کہ چونکہ ہمیں فرانسیسی نہیں آتی اس لئے ہم فرانسیسی علاقوں میں مشن نہیں کھولتے درست نہیں تھی ۔ دراصل زبان گفت و شنید کے لئے ضروری تو ہے اور زبان کے بغیر انسان اپنا مافی الضمیر پیش نہیں کر سکتا ۔ لیکن جہاں تک مذہبی امور کا تعلق ہے ان میں زبان سے زیادہ کردار کا تعلق ہے ۔ اور زبان بھی جتنی شروع میں آنی چاہیئے اس کے لئے کچھ زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا ۔ ایک شخص جس نے بالکل فرانسیسی نہ پڑھی ہوئی ہو اگر وہ فرانسیسی علاقے میں چلا جائے اور دن رات فرانسیسی بولنے والے لوگوں میں رہے تو یقیناً چند مہینوں میں وہ فرانسیسی زبان بولنے لگے گا ۔ اور آہستہ آہستہ اسے اس زبان کے ادب سے بھی واسطہ پڑے گا تو اس سے وہ واقف ہو جائے گا ۔ سینی گال کا علاقہ بھی فرانسیسی علاقہ ہے ۔ وہاں پر مربی کی تعیناتی کے لئے جب خاکسار نے درخواست دی تو سینی گال نے اتنی دلچسپی لی کہ ان کے فسٹ سیکرٹری مشن ہاؤس تشریف لائے اور وہاں آ کر انہوں نے نہ صرف کتابوں کا مطالعہ کیا بلکہ اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ مذہبی میلانات کے لئے پوری توجہ کے ساتھ کام کیا جائے ۔ یہ اخلاق اور کردار سے بھی تعلق رکھنے والی بات ہے اس لئے جہاں پر بھی مذہب کو اہمیت دی جائے وہاں یقیناً اخلاق اور کردار سدھرنے لگتے ہیں اس لئے فسٹ سیکرٹری صاحب نے کہا ۔ کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے علاقے میں آ کر اپنے مشن / سکول قائم کریں ۔

نائیجیریا کے قرب و جوار میں نیجر کے علاوہ ڈہومی کا علاقہ بھی فرانسیسی علاقہ تھا ۔ چنانچہ ڈہومی سے کچھ لوگ نائیجیریا آ کر احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کر چکے تھے اور ان میں سے بعض نے واپس جا کر وہاں باقاعدہ جماعت بھی قائم کی اور ایک بیت الحمد بھی تعمیر کی ۔ اسی طرح غانا کے قریب ٹوگو لینڈ ہے ۔ ٹوگو لینڈ میں بھی احمدیہ جماعت کو پذیرائی حاصل ہوئی ۔ زیادہ تر ان لوگوں کے ذریعے جو نائیجیریا سے وہاں گئے ہوئے تھے ۔ ان کا تعلق بھی یوروبا لینڈ سے تھا ۔ اور یہ لوگ تاجر تھے ۔ نائیجیریا اور ٹوگو ان کا اکثر آنا جانا رہتا تھا ۔ آئیوری کوسٹ میں جب جماعت قائم ہوئی تو ہمیں ماریشس کے ایک مربی شمشیر سوکیہ صاحب مغربی افریقہ کے لئے مل گئے ۔ جن کی تعیناتی آئیوری کوسٹ میں ہوئی ۔ وہاں اپنی عمارتیں بھی موجود ہیں جن میں مربیوں کا قیام ہے ۔ جو سکول کے لئے کام آتی ہیں اور جو بیت الحمد کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہیں ۔ وسطی افریقہ سے بھی مجھے اکثر احمدیوں کے خط ملا کرتے تھے جس میں اس بات کا مطالبہ ہوتا تھا کہ انہیں مربیوں کی ضرورت ہے ۔ اور ایسے افراد کی بھی جو درس و تدریس کا کام کر سکیں اور ان کے سکولوں میں باقاعدہ مدرس بن کر ان کی مدد کریں ۔ چنانچہ ان علاقوں میں اب سکول بھی موجود ہیں اور مربی بھی ۔ اسی طرح حال ہی میں ایک اور علاقے میں جو فرانسیسی علاقہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بہت بڑی جماعت عطا کی ہے ۔ ہزاروں ہزار افراد جماعت میں داخل ہوئے ہیں ۔

تصویر کی ایک دفعہ پھر بات ہو جائے ۔ اس تصویر میں پانچ سات افراد دکھائی دیتے ہیں ۔ اگرچہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے جب یہ تصویر لی گئی تھی تو بہت سے دوست وہاں موجود تھے لیکن تصویر کو زیادہ نمایاں کرنے کے لئے خاص طور پر چھوٹے سائز میں زیادہ نمایاں کرنے کے لئے صرف چند افراد کو تصویر میں رکھا گیا اور تصویر کے باقی حصے کاٹ دئے گئے ۔ یہ تصویر نائیجیریا کی وفاقی حکومت کے محکمۂ اطلاعات نے لی تھی اور تصویر کاٹنا بھی انہی کا کام تھا ۔ یعنی اسے آپ ایڈیٹنگ کہہ سکتے ہیں ۔ جس طرح مضمون کی ایڈیٹنگ کرتے ہوئے بعض حصے کاٹ بھی دئے جاتے ہیں اسی طرح تصویر کو ایڈیٹ کرتے وقت انہوں نے صرف پانچ سات افراد کو اس تصویر میں دکھایا ہے ۔

گذشتہ دنوں نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کے امیر صاحب مولوی عبدالرشید صاحب اگبولا جب قادیان سے واپسی پر پاکستان تشریف لائے تو ان کے ساتھ ہامانی ڈائی اوری صاحب سے ملاقات کا بھی ذکر ہوا ۔ وہ کہنے لگے کہ جن دنوں یہ کتابیں صدر مملکت نیجر کو دی گئیں تھیں ان دنوں خدا کے فضل سے نیجر میں جماعت کے قیام کے لئے بہت اچھی فضاء قائم ہو چکی تھی ۔

ہر طالب علم اپنی درس گاہ میں (پاکستان میں یا بیرون ملک) اپنے کردار کے ذریعے احمدیہ جماعت کی بہترین نمائندگی کر سکتا ہے ۔ اور اسے ایسا ضرور کرنا چاہیئے ۔ ـــــ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

خلیجی جنگ میں نقصانات

(ان کا پورا کرنا)

اقوام متحدہ کی "معاوضہ کمیٹی" COMPENSATION COMMITTEE نے سات قسم کے فارم طبع کروائے ہیں جن کے ذریعے خلیج کی جنگ یا اس سے پہلے جب عراق نے قبضہ کیا تھا اس وقت کے مختلف قسم کے نقصانات کا "معاوضہ" COMPENSATION لیا جا سکے۔ یہ فارم جن میں یہ تمام ضروری کوائف درج ہوں گے اوورسیز پاکستانی فاؤنڈیشن (او ۔ پی ۔ ایف) کے حوالے کئے جائیں گے تاکہ وہ یونائیٹڈ نیشنز کمپنسیشن کمیشن (یو ۔ این ۔ سی سی) کو روانہ کر دئے جائیں۔ لیکن یہ فارم روانہ کئے جانے سے پہلے ان کی دیکھ بھال کی جائے گی اور ایسا کرنے کے لئے ایک گورننگ کونسل مقرر کی گئی ہے۔ جس وقت بحران جاری تھا اس وقت چھ چھ ہزار روپے کی رقم ادا کرنے کے لئے جب تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ کئی لوگوں نے غلط کلیم داخل کر دئے ہیں۔

چنانچہ اس تجربہ کی بناء پر اب زیادہ تفتیش کی جائے گی مقصد یہ ہے کہ یہ کلیم صرف انہی لوگوں کو ملیں جو اس کے حقیقی طور پر حقدار ہوں۔ جو لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں انہیں اس بات کی یاد دہانی کروائی گئی ہے کہ ان فارموں کو پُر کر کے متعلقہ دفتر میں پیش کرنا ان کے اپنے مفاد میں ہے کیونکہ اگر فارم داخل نہ کئے جائیں تو یقیناً از خود کوئی رقم ان کے لئے مختص نہیں کی جا سکتی۔ جب تک اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ کسی شخص کو نقصان پہنچا ہے۔ نقصان کی کیفیت کیا ہے اور اس نقصان کے بدلے میں اسے کیا کچھ مل سکتا ہے اس وقت تک کسی کو کوئی رقم کیسے مل سکتی ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز کمپنسیشن کمیشن نے ان رقوم کی تفاصیل بھی جاری کی ہیں جو ان سات فارموں والے اشخاص کو دی جا سکیں گی یا یوں کہئے کہ جن رقوم کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

ایڈز ۔ ایشیا میں

کہا جاتا ہے کہ ایشیا میں ایڈز کے جراثیم نہایت سرعت کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چار کروڑ لوگوں میں سے ایک چوتھائی یعنی ایک کروڑ لوگ ساری دنیا میں ۲۰۰۰ء تک اس مرض میں مبتلا ہو جائیں گے یہ بات ایشیائی ترقیاتی بنک نے بتائی ہے۔ اس بنک کا ہیڈ کوارٹر منیلا میں ہے اور اس کی ایک سالانہ اقتصادی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۹۱ء میں ایشیا میں دس لاکھ افراد اس بیماری سے متاثر ہو چکے تھے۔ حالانکہ ابھی اس بیماری کو شروع ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ اس بیماری کے سب سے پہلے مریض کا پتہ ۱۹۸۰ء کے دہاکے کے وسط میں چلا تھا۔ اس میں عالمی تنظیم صحت کی ایک رپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ہندوستان اور تھائی لینڈ کا خاص طور پر ذکر ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ان دونوں ملکوں میں ایک ہزار سے بھی کم لوگ ۱۹۸۷ء میں اس مرض میں مبتلا تھے۔ اس وقت ہندوستان میں ۴ لاکھ سے ۱۰ لاکھ تک افراد اس بیماری سے متاثر ہو چکے ہیں جب کہ تھائی لینڈ میں ۲ لاکھ سے چار لاکھ تک مریض موجود ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس مرض کے بعض مریض صرف چند ایک علامات ظاہر کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پوری طرح حملہ ہونے سے بھی پہلے موت کا امکان ہوتا ہے۔ جہاں تک ایڈز کی متعدی بیماری کا تعلق ہے دکھائی تو یہ دیتا ہے کہ یہ بیماری زیادہ خطرناک نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بعض امور کی بناء پر ایسا لگتا ہو۔ آہستہ آہستہ مرض کے زیادہ آثار شروع ہوں گے پھر پتہ چلے گا کہ جن علاقوں میں ابھی نہیں پھیلی وہاں بھی سرعت سے پھیل رہی ہے۔ اس کی تشخیص میں یہ مشکل بھی پیش آتی ہے۔ کہ تشخیص کے لئے جس سامان کی ضرورت ہے وہ عام طور پر اور ہر جگہ میسر نہیں ہوتا۔ ویسے بھی ایشیا میں اس بیماری کے متعلق بہت کم معلومات موجود ہیں۔ لوگوں کو اس بات کا پتہ ہی نہیں کہ ایڈز کی بیماری کیا ہے اور کن علامات سے پہچانا جا سکتا ہے کہ کسی شخص پر اس بیماری کا حملہ ہو چکا ہے۔ اس رپورٹ میں ایشیائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ انہیں جہاں تک ممکن ہو کوشش کر کے دفاعی امور کو سامنے لانا چاہیئے۔ جوں جوں دیر ہوتی جائے گی۔ یہ بیماری ان ملکوں میں جڑ پکڑ جائے گی۔

امریکہ / بھارت بحری مشقیں

بتایا گیا ہے کہ امریکہ ہندوستان کو اسلحہ فروخت کرے گا۔ یعنی پہلے سے زیادہ کارگر اور زیادہ مقدار میں اسلحہ دے گا۔ اور نہ صرف اسلحہ کی بعض چیزیں انہیں ملیں گی بلکہ عنقریب امریکہ اور ہندوستان بحری مشقیں بھی بحر ہند میں کریں گے۔ اور اسکے بعد پہلے سے خاصا زیادہ رابطے کے ساتھ ایک دوسرے سے فوجی امور کے متعلق گفت و شنید ہوا کرے گی۔ ہندوستان اور امریکہ دونوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے اور یہ بات اب کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں۔ دونوں ملکوں کے سرکاری افسروں نے ان باتوں کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ عنقریب یہ باتیں شروع ہو جائیں گی۔

خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستان کو بھی امریکہ نے دعوت دی ہے کہ وہ مشقوں میں شامل ہو جائے۔

افغانیوں کی واپسی

گذشتہ روز وزارت خارجہ میں وزیر خارجہ کی صدارت میں ایک اجلاس میں افغانیوں کو واپس افغانستان پہنچانے کے سلسلے میں غور و فکر کیا گیا۔ اس وقت پاکستان میں ۳۰ لاکھ کے قریب افغانی مہاجر موجود ہیں۔ اور اب جب کہ افغانستان کا مسئلہ حل ہو جانے کے بہت قریب پہنچ چکا ہے۔ اس بات پر غور و فکر شروع ہو گیا ہے کہ افغانیوں کو کسطرح امن و امان سے واپس افغانستان بھیجا جائے اور وہاں جا کر وہ کسطرح اپنی زندگی کا نیا دور شروع کر سکیں۔

وزیر خزانہ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری گفت و شنید عنقریب ایک رپورٹ کی صورت میں پیش کی جائے گی اور یہ رپورٹ بعد ازاں پیرس میں کنسورشیم کے سامنے رکھی جائے گی اس رپورٹ کو بعد ازاں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو پیش کیا جائے گا تاکہ وہ اسکے مطابق افغانیوں کی واپسی کا سامان کر سکیں۔ وہ اس رپورٹ کو آخری شکل دیں گے اور تمام ممالک جو اقوام متحدہ کے رکن ہیں انہیں اسکی کاپیاں فراہم کریں گے۔ وزیر خزانہ نے مزید بتایا کہ ۱۹۸۸ء میں جنیوا میں جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس میں بارہ ارب ڈالر کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ جو افغانیوں کو واپس لے جانے کے لئے درکار ہوگا۔ لیکن اس رقم میں سوویت یونین کی طرف سے ۶۰ کروڑ ڈالر بھی شامل کئے تھے۔ اب چونکہ سوویت یونین ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اور اس کا وجود باقی نہیں ہے۔ اس لئے یہ رقم بھی کسی اور طریق پر حاصل کرنی پڑے گی۔ نئے اندازے لگانے ہونگے اور رقم جمع کرنے کے نئے طریقے سوچنے ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستانی اندازے کے مطابق ۳۵ لاکھ افغانی مہاجر پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک ہمیں امداد کے ملنے کا سوال ہے وہ زیادہ سے زیادہ پچیس تیس لاکھ مہاجرین کے لئے مل رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پوری امداد نہ ملنے کی وجہ سے پاکستان پر خاصا بوجھ ہے۔ پاکستان کو کئی لاکھ مہاجرین کے لئے اپنے پاس سے رقم خرچ کرنی پڑے گی۔

ایرانیوں پر حملے

کہا جاتا ہے کہ وہ ایرانی جو ایرانی حکومت کے خلاف ہیں اور اس وقت عراق میں موجود ہیں نے ایران پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں ایران نے عراق میں ان لوگوں کے کیمپوں پر حملے کئے۔ اقوام متحدہ نے ایران کو مشورہ دیا ہے کہ وہ تحمل سے کام لے اور چونکہ اس کے نتیجہ میں عراق نے بھی ایران پر حملہ کیا ہے اس لئے عراق سے کہا گیا ہے کہ اس نے خلیج کی جنگ کی جنگ بندی کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس معاہدے میں اسے اپنے علاقے میں جنگی جہاز اڑانے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ایران کی نیوز ایجنسی IRNA ارنا نے بتایا ہے کہ مجاہدین خلق گروپ جو حزب مخالف کہلا سکتا ہے۔ نے ایران کے دو گاؤں پر حملہ کیا اور یہ حملہ ان کے اس اڈے سے کیا گیا تھا جو BASE بیس میں ہے اس حملے کے نتیجے میں کچھ لوگ زخمی ہوئے اور کچھ مارے گئے۔

بغداد میں عراق کی وزارت خارجہ نے بتایا کہ آٹھ جہازوں نے الخلیص علاقے میں حملے کئے ہیں یہ علاقے عراقی دارالخلافہ کے شمال مشرق میں ہیں۔ جہازوں میں سے ایک جہاز کو مار گرایا گیا اور دو افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ سیکورٹی کونسل نے گذشتہ روز (سوموار) ایران اور عراق سے کہا کہ وہ انتہائی تحمل سے کام لیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ واقعات بڑھتے بڑھتے جنگ کی صورت اختیار کر لیں سیکورٹی کونسل نے اس سلسلے میں بند کمرے میں اپنا اجلاس منعقد کیا اور صورت حالات پر غور کیا۔ اس کے بعد کونسل کے موجودہ صدر جو زمبابوے کے باشندہ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا۔ مکرمی نذیر احمد صاحب آب بھنگالہ بدوملہی ضلع نارووال کا مورخہ ۲۲ اپریل ۹۲ئہ کو مغربی جرمنی میں مثانے کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب پنیار آف چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال دل اور جگر کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ فہمیدہ منیر صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور عرصہ دو سال سے جگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

○ محترم ملک محمد دین صاحب سابق امیر جماعت ترگڑی نیز ان کی اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔

○ مکرم منشی نذیر احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ایک چوٹ لگنے اور فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتے اور نہ ہی بول سکتے ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ کو ایک حادثہ میں فریکچر ہو گیا ہے۔

○ مکرم محمد رشید احمد صاحب نارووال کے والد مکرم محمد صدیق صاحب پندرہ یوم سے سخت بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان بازیافتہ اشیاء

○ دفتر صدر عمومی ربوہ میں ایک بیگ پہنچا ہے۔ جسمیں کچھ زیور، کچھ نقدی اور کچھ کپڑے ہیں۔ جس دوست کا یہ بیگ ہو وہ نشانی بتا کر حاصل کریں۔

(صدر عمومی ربوہ)

نتیجہ امتحان انصاراللہ سہ ماہی چہارم ۱۹۹۱ء

علم وفضل میں ترقی کے اس امتحان میں کل ۳۹ اضلاع کی ۱۵۸ مجالس کے ۱۸۱۳ انصار نے شرکت کی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی

۱۔ مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر دارالصدر جنوبی ربوہ اوّل

۲۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ دوم

۳۔ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب خانیوال سوم

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل انصار نے اس امتحان میں خصوصی گریڈ حاصل کیا ہے۔

مکرم محمد بشیر احمد صاحب کھٹانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص، مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب نصیرہ ضلع گجرات، مکرم ڈاکٹر چوہدری احمد حسن چیمہ صاحب گجرات شہر۔ مکرم ولی محمد صاحب بصیر پور ضلع اوکاڑہ، مکرم چوہدری محمد علی صاحب جسوکی ضلع گجرات، مکرم محمد شفیع سلیم صاحب کھاریاں، مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی، مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی دارالرحمت غربی ربوہ، مکرم چوہدری احمد الدین صاحب فیصل آباد، مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد شرقی، مکرم محمد عبداللہ باجوہ صاحب ظفروال ضلع سیالکوٹ، مکرم محمد رمضان صاحب مصری شاہ لاہور، مکرم محمد شریف خالد صاحب پتوکی، مکرم محمد علیم الدین صاحب اسلام آباد شرقی، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ، مکرم صوفی رمضان علی صاحب ناصر آباد ربوہ، مکرم عبدالباسط ناصر صاحب دارالبرکات ربوہ، مکرم چوہدری غلام علی صاحب دارالعلوم غربی ربوہ، مکرم عبدالرشید احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ، مکرم محمد سعید انصاری صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ، مکرم منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ، مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ملک دارالرحمت وسطی ربوہ، مکرم مبارک احمد قمر صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ، مکرم عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی ب ربوہ، مکرم چوہدری صادق علی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، مکرم میاں مبارک احمد صاحب رحمن پورہ لاہور، مکرم چوہدری ظفر اللہ خان ساہی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب کوئٹہ، مکرم میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی عزیز آباد کراچی، مکرم سید محمد یحییٰ صاحب سمن آباد فیصل آباد، مکرم صوبیدار برکت علی صاحب دارالیمن وسطی ربوہ، مکرم عبدالرشید صاحب سماٹڑی عزیز آباد کراچی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرکزی امتحان میں حصہ لینے والے تمام انصار کے علم وفضل میں ترقی دے اور نمایاں پوزیشن/خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

واقفین نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔

(ادارہ)

محمد فاتح ابن شیخ محمد یونس ربوہ

محمد لقمان شاہد ابن شیخ محمد یونس ربوہ

کامران احمد ناصر ابن ناصر احمد طاہر ربوہ

محمد ناصر احمد ابن محمد اعظم لندن

وحید احمد ابن حمید احمد خان احمد نگر ضلع جھنگ

عتیقہ ناصر بنت ناصر احمد ربوہ

محمد لقمان ابن حافظ محمد یقین ربوہ

محمد رضوان ابن حافظ محمد یقین ربوہ

لبیبہ قیوم بنت رانا طارق قیوم خوشاب

فائزہ نصیر بنت نصیر احمد کنری۔ سندھ

ذکیرہ نصیر بنت نصیر احمد کنری سندھ

عبدالخبیر رضوان ابن عبدالکبیر ربوہ

عطاء الرحمن ابن فیض الرحمن فیصل آباد

اویس عزیز ابن عبدالعزیز ربوہ

محمد رمضان ابن محمد شبیر لندن

اویس محمود ابن زاہد محمود چیمہ کرتو ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پی۔آئی۔اے کی عمرہ پرواز ایک خطرناک حادثے سے بال بال بچ گئی۔ جدہ سے روانگی کے بعد جہاز زبردست جھٹکوں کی زد میں آگیا۔ اور دوبارہ جدہ میں اتارنا پڑا۔ جہاز میں چیخ و پکار شروع ہوگئی۔ اور مسافروں نے بلند آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔ بہر حال جہاز کو بخیر و عافیت دوبارہ جدہ کی ائیرپورٹ پر اتار لیا گیا۔ اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔

○ وزیر اعظم، جماعت اسلامی کے امیر اور افغان راہنماؤں کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکام ہوگئے۔ اور پاکستان بینن سیوان کو عبوری کونسل کے لئے نام پیش نہ کر سکا۔ بینن سیوان نے وزیر اعظم سے مجاہدین رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات اور ان کے ناموں کی فہرست کے بارے میں دریافت کیا تو وزیر اعظم نے بینن سیوان سے دو گھنٹے کی مہلت مانگی مگر مجاہدین ناموں پر متفق نہ ہوسکے۔

○ گذشتہ روز جنگ فورم میں "لیبیا پر اقتصادی پابندیاں کیوں" کے موضوع پر مختلف دانشوروں نے اظہار خیال کیا۔ اس مذاکرے میں کہا گیا کہ عراق اور لیبیا کے بعد امریکہ کا تیسرا نشانہ پاکستان ہے۔ خلیجی جنگ کے بعد عوام اور حکومت ایک بار پھر الگ الگ کناروں پہ کھڑے تھیں۔ قذافی کو اسلامی ملکوں سے مدد مانگنی چاہیئے تھی۔ نیز یہ کہ اقوام متحدہ امریکہ کی لونڈی بن گئی ہے۔ اور ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

○ حکومت کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں جس کی صدارت وزیر خزانہ نے کی۔ واپڈا اور او جی ڈی سی کو آئندہ مالی سال کے دوران بھی نرخوں میں اضافہ کر کے مجموعی طور پر تقریباً ۸ ارب سے ۹ ارب روپے کے اضافہ کی اجازت دے دی ہے۔

○ وفاقی حکومت انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے ایک نیا طریق کار متعارف کروا رہی ہے۔ جس کے تحت ٹیکسوں کی وصولی کا کام ٹھیکے پر دے دیا جائے گا۔ توقع ہے کہ اس مجوزہ نظام کا اعلان آئندہ بجٹ میں کر دیا جائے گا۔

○ آئندہ مالی سال کے بجٹ سے قبل کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں نئے بجٹ میں اس ڈیم کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے جائیں گے۔ البتہ موٹروے منصوبے کے لئے چار ارب روپے مختص ہوں گے

○ پشاور میں ہفتہ کے روز زلزلے کے معمولی جھٹکے ریکارڈ کئے گئے۔ زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر ۴۴۲ تھی۔

○ وزیر دفاع نے کہا ہے کہ دفاعی بجٹ پر پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل جوزف ہور نے یقین دلایا ہے کہ وہ پاکستان کو ۱۶۔ایف طیاروں کی فراہمی جاری رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ جریدہ ٹائم نے انکشاف کیا ہے کہ ۱۹۸۸ء میں لاکربی کے مقام پر تباہ ہونے والے امریکی طیارے میں منشیات کا ایک شامی تاجر ملوث ہو سکتا ہے جس کا اصل ہدف جہاز میں موجود سی آئی اے کے ۶ جاسوس تھے۔ جو امریکہ واپسی پر سمگلر کو بے نقاب کر سکتے تھے۔ ٹائم نے ۵ ماہ کی تفتیش کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ لیبیا کے باشندے اس طیارے کی تباہی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

○ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے اسرائیل پر فلسطینیوں کے خلاف کیمیائی ہتھیار استعمال کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلجیئم اور امریکہ کی میڈیکل ٹیموں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسرائیل نے کیمیائی ہتھیار استعمال کئے ہیں۔

○ تامل باغیوں اور سری لنکا کی سرکاری فوجوں کے درمیان ہونے والی خونریز جھڑپوں میں ۳۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ۱۱ فوجی اور ۲۰ تامل گوریلے شامل ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی آج بھارت کے چار روزہ دورے پر نئی دہلی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں وہ اپنے قیام کے دوران بھارتی وزیر اعظم، امور خارجہ کے وزیر مملکت اور سیکرٹری خارجہ سے تبادلہ خیال کریں گے۔

○ روسی پارلیمنٹ کے باہر ہزاروں افراد نے صدر بورس یلسن کی حمایت میں مظاہرہ کیا اور یلسن کی اصلاحات کے حق میں نعرے لگائے۔ اور پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا وہ صدر یلسن کو اصلاحات کے لئے مزید اختیارات دے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

ہیں نے کہا کہ ایران اور عراق نے اقوام متحدہ کے دفاتر سے کہا ہے کہ وہ مزید معلومات فراہم کریں تاکہ پتہ چل سکے دراصل کیا کچھ وقوع پذیر ہوا ہے۔ عراق اور ایران دونوں نے اقوام متحدہ سے احتجاج کیا ہے کہ اس پر حملہ کیا گیا ہے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

ایک نہایت اہم امر ہے لیکن اصل مقصد کتاب کی خوبصورتی نہیں بلکہ کتاب کے مواد کا زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ کر ان کے علم میں اضافہ ہے۔ کتابیں علم میں اضافے کے لئے ہوتی ہیں۔ اگرچہ ان کی خوبصورتی بھی نگاہوں کو خوش کرتی ہے اور انکا خوبصورت ہونا بہت اچھا لگتا ہے۔ غالباً یہ کتاب، کتاب کے مؤلف ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے ہی سے مل سکے گی یا ہمارے خیال میں اس بات کا بھی امکان ہے اگرچہ ہمیں یقین تو نہیں کہ یہ کتاب محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر احمدیہ جماعت لاہور سے بھی مل سکے گی۔ کیونکہ حضرت چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب آپ کے والد محترم تھے۔

(ان۔س)

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک، ربوہ
اوقات کار:- ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ:- رانا مدثر احمد

خصوصی رعائت کے ساتھ
شادی بیاہ کیلئے گھڑیوں کی نئی ورائٹی
انصاف واچ ہاؤس
نیز ریپیرنگ کا منفرد مرکز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
نعیم بشارت

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶ / ۷۷۱

برائے فروخت
فریج، وی سی پی، صوفہ سیٹ، ایک عدد سلائی مشین۔
رابطہ شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ